سید رفاقت علی شاہ
اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج، متھرا، پشاور

نسیم حجازی کے ناولوں میں عقائدی لغزشوں کا تنقیدی جائزہ

Abstracts

A critical analysis of doctrinal deviations in the novels of Naseem Hijazi

By Syed Rafaqat Ali Shah, Assistant Professor, Govt. Degree College, Mithra, Peshawar.

This article offers a critical textual and theological examination of selected historical novels by Naseem Hijazi, situating his narrative practice within the broader discourse of Islamic historical fiction. Hijazi's works have significantly contributed to the popular imagination of Islamic history in South Asia; however, they also raise interpretive questions when assessed through the lens of Islamic theological and epistemological frameworks. Using a qualitative hermeneutic methodology, this study analyzes selected passages from his novels with reference to the Qur'an, Hadith literature, and classical Islamic scholarship.

The analysis focuses on recurring narrative motifs, including the use of oaths invoking entities other than God, representations of agency attributed to martyrs after death, depictions of divine knowledge (ghayb), and idealized constructions of historical communities. Rather than evaluating literary merit, the study investigates how narrative strategies may generate varying levels of

theological interpretation and ambiguity. The findings suggest that the fusion of historical fiction with religious discourse necessitates careful interpretive framing to avoid potential conceptual overlap between literary expression and doctrinal categories. The study concludes by emphasizing the importance of methodological rigor in Islamic literary studies, particularly when engaging with historical fiction that intersects with theological themes.

Keywords: Naseem Hijazi, Historical Fiction, Islamic Theology, Tawhid Discourse, Oaths by Other than God, Knowledge of the Unseen (Ghayb), Posthumous Agency, Islamic Historical Literature, Hermeneutic Analysis, Critical Textual Study

---

کلیدی الفاظ: نسیم حجازی، تاریخی فکشن، اسلامی عقائد، توحیدی مباحث، غیر اللہ کی قسم، علمِ غیب، شہداء کی روحانی نسبت، اسلامی تاریخی ادب، تنقیدی و تاویلی مطالعہ۔

لفظ جب تاریخ کے دبیز اوراق سے ابھر کر ادب کے افق پر جلوہ گر ہوتا ہے تو وہ محض ایک بیانیہ نہیں رہتا بلکہ تہذیبی شعور، اجتماعی حافظے اور فکری ارتقاء کا نمائندہ بن جاتا ہے۔ ادب، تاریخ کا سادہ انعکاس نہیں بلکہ اس کی تعبیر، تنظیم اور معنوی تشکیل کا ایک فعال اور مؤثر ذریعہ ہے۔ خصوصاً جب اسلامی تاریخ کو ادبی قالب میں ڈھالا جائے تو یہ عمل محض تخلیقی سرگرمی نہیں رہتا بلکہ ایک دینی، فکری اور اخلاقی ذمہ داری میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس تناظر میں اسلامی تاریخی ادب کو صرف جمالیاتی تسکین کا وسیلہ سمجھنا اس کی اصل روح سے انحراف ہے، کیونکہ یہ ادب ایمان کی تقویت، فکر کی تطہیر اور تہذیبی بیداری کا ایک زندہ سرچشمہ ہے۔

قرآنِ مجید نے تاریخ کو محض واقعاتی تسلسل کے طور پر پیش نہیں کیا بلکہ اسے ہدایت، بصیرت اور عبرت کا ذریعہ قرار دیا ہے:

"لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ"

ترجمہ: "یقیناً ان کے واقعات میں عقل والوں کے لیے بڑی عبرت ہے۔"(۱)

اسی طرح رسول اکرم ﷺ نے روایت اور بیان کی امانت کو دین کا بنیادی تقاضا قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ"

ترجمہ: "اللہ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے اسی طرح آگے پہنچایا۔"(۲)

یہ نصوص اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہیں کہ اسلامی روایت میں تاریخ اور اس کا بیان ایک امانت ہے، جس میں ادنیٰ سی تحریف یا غیر محتاط اسلوب بھی فکری و عقائدی انحراف کا سبب بن سکتا ہے۔ اسی بنا پر اسلامی تہذیبی روایت میں ادیب کا منصب محض ایک فنکار کا نہیں، بلکہ ایک فکری محافظ اور ایمانی راہنما کا ہے، جو نہ صرف ماضی کو زندہ کرتا ہے بلکہ اس کی درست تعبیر کے ذریعے حال کی اصلاح اور مستقبل کی تشکیل بھی کرتا ہے۔

اردو ادب میں تاریخی ناول نگاری کے میدان میں نسیم حجازی ایک نمایاں اور اثر انگیز شخصیت کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ انھوں نے اسلامی تاریخ کو ولولہ انگیز، جذباتی اور خطیبانہ اسلوب میں پیش کر کے ملتِ اسلامیہ میں ماضی کی عظمت کا شعور بیدار کیا۔ ان کے ناولوں میں اندلس کی تہذیبی رفعت، برصغیر کی تاریخی جدوجہد اور اسلامی فتوحات کی داستانیں اس انداز سے بیان ہوئی ہیں کہ قاری خود کو تاریخ کے دھارے میں شریک محسوس کرتا ہے۔ ان کا اسلوب رومانویت، جذباتی شدت اور ملی شعور کا حسین امتزاج ہے، جس نے انھیں عوامی سطح پر غیر معمولی مقبولیت عطا کی۔ تاہم، اس ادبی قوت اور بیانیہ کی کشش کے باوجود جب ان تحریروں کا تنقیدی جائزہ قرآن و سنت کے معیار پر لیا جاتا ہے، تو بعض ایسے پہلو

نمایاں ہوتے ہیں جو عقائدِ اسلامیہ کے بنیادی اصولوں سے ہم آہنگ نہیں۔ اسلام میں عقیدۂ توحید ایک مرکزی اور غیر متزلزل حقیقت ہے، جس میں کسی بھی قسم کی آمیزش ناقابلِ قبول ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں واضح ارشاد ہے:

" وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا"

ترجمہ: "اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ
کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ"(۳)

نسیم حجازی کے ہاں اکثر مقامات پر مختلف اشیاء پر قسم اٹھاتے ہوئے اپنے کلمات کو جذباتی شکل دی گئی ہے۔ ناول آخری چٹان میں امیر یوسف بن تاشفین کا یہ اقتباس ملاحظہ ہو: "میری بیٹی، میں تیرے آنسو اور تیرے شوہر کے خون کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تیرا اندلس آزاد ہوگا۔"(۴) اسی طرح ناول شاہین میں بدر بن مغیرہ کہتا ہے: "تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمھارے ساتھ جنگ کرنے کا مجرم ہوں، لیکن مجھے قسم ہے اس تلوار کی جو بارہا دشمنان اسلام کے خون میں نہا چکی ہے۔"(۵)

تلوار، آنسو، خون اور اس قسم کی دیگر اشیاء اور مخلوق پر قسمیں کھانا دراصل اللہ کی صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانے کے مترادف ہے۔ اصول یہ ہے کہ قسم صرف اور صرف اللہ کی ذات بابرکت پر ہی کھائی جا سکتی ہے۔ احادیث مبارکہ میں بھی اس کی واضح ممانعت آئی ہے۔ حضرت سعد بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

"مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ"

ترجمہ:"جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی، اس نے
کفر کیا یا شرک کیا۔"(۶)

ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَصْمُتْ"

ترجمہ: "جو شخص قسم کھانے والا ہو، وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔"(۷)

عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: "میں اللہ کے نام پر جھوٹی قسم اٹھا لوں، تو یہ میرے لیے غیر اللہ کے نام پر قسم کھانے سے بہتر ہے۔"(۸)

ان احادیث اور اقوال صحابہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ غیر اللہ کے نام پر قسم اٹھانا کسی بھی صورت جائز نہیں۔ نسیم حجازی تو کیا، ایک عام مسلمان بھی اس قسم کی قسموں کا خواہاں نہیں ہو سکتا۔ پھر نسیم حجازی جیسا ادیب اس قسم کی قسموں کا پرچار کیوں کرتا ہے؟ اس کے پس منظر میں کئی عوامل کارفرما ہو سکتے ہیں۔ پہلا یہ کہ بعض اوقات جذباتی پن کا شکار ہو کر وہ اپنے قلم کو جذبات کی اس وادی میں لے جاتے ہیں جہاں ہوش کی دنیا سے بے خبر ہو کر وہ شرک کی وادی کا باسی بن جاتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ شاید انھوں نے اس حوالے سے قرآن و حدیث کا گہرائی میں مطالعہ نہیں کیا۔

اسلامی تعلیمات کی کم نگاہی اور جذبات کی بہتات نسیم حجازی کے ایک اور ناول "محمد بن قاسم" میں بھی نظر آتی ہے۔ ایک مقام پر نسیم حجازی بنی اسرائیل کی جہاد سے رغبت اور محبت کو کچھ اس انداز سے بیان کرتا ہے کہ بنی اسرائیل کی فضیلت میں مبالغہ کر جاتا ہے۔ ناول "محمد بن قاسم "کا اقتباس ملاحظہ ہو:

> "یاد رکھو! بنی اسرائیل بھی خدا کی لاڈلی امت تھی، لیکن جب انھوں نے راہ حق میں جہاد کی ذمہ داری خدا اور اس کے پیغمبر کو سونپ کر آرام سے بیٹھ گئے، تو قدرت نے انھیں دھتکار دیا۔ "(۹)

یہ تصور درحقیقت یہودی و نصرانی عقائد کی بازگشت ہے۔ مذکورہ بالا عبارت میں "لاڈلی" لفظ عیسائی مذہب کے نزدیک "ولد" کے معنوں

میں آتا ہے۔ بعض مذاہب کا عقیدہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ بیٹا نہیں ہے جس طرح عام انسان بیٹے پیدا کرتے ہیں، بلکہ وہ اللہ کا لال ہے، یعنی اس کی ہر بات اللہ تعالیٰ من و من پوری کرتا ہے۔ قرآن مجید نے صراحت کے ساتھ اس کی تردید فرمائی ہے:

"وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم"

ترجمہ: "یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں۔ آپ کہیے کہ پھر وہ تمھیں تمھارے گناہوں پر عذاب کیوں دیتا ہے؟"(۱۰)

اور سورہ اخلاص میں واضح فرمان ہے:

"لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ"

ترجمہ:"نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی سے پیدا ہوا۔"(۱۱)

یہ نصوص واضح کرتی ہیں کہ اسلام میں کسی بھی قوم کو موروثی تقدس حاصل نہیں، بلکہ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔ کوئی قوم یا امت بھی اللہ تعالیٰ کی لاڈلی قوم یا امت نہیں ہو سکتی۔

غیر اللہ پر قسم اٹھانے جیسے نازک مسئلے کے بعد نسیم حجازی اسلامی عقائد کے ایک اور مسئلے یعنی شہداء کی روحوں کے مسکن کے بارے میں قلم کو حرکت دیتے ہیں۔ وہ ان کے خاص مستقر کی بجائے ہر جگہ ان کا آزاد آنے جانے پر یقین رکھتے ہیں، حالانکہ یہ مسئلہ چودہ سو سال پہلے قرآن و احادیث میں بڑی تفصیل کے ساتھ بیان ہو چکا ہے۔ ناول یوسف بن تاشفین میں امیر یوسف جیسی ہستی کے الفاظ ملاحظہ ہوں :

"آج کے شہیدوں کی روحیں اس مینار پر ہماری راہ دیکھ رہی ہیں۔"(۱۲)

اسی طرح ناول شاہین میں شیر غرناطہ موی بن عاکر جب مجاہدین کے سامنے تقریر کرتے ہوئے اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا، تو اس کے الفاظ نے اس کے عقیدے کی یوں عکاسی کی: "آج تمھیں قوم کے شہیدوں کی روحیں دیکھ رہی ہیں، ان کے خون کی توہین نہ کرو۔" (۱۳)

اور ناول "اور تلوار ٹوٹ گئی" میں نسیم حجازی نے سلطان ٹیپو کی روح کو محمود غزنوی کے استقبال کے لیے چشم براہ دکھایا:"ان پہاڑوں سے کوئی محمود غزنوی نمودار ہوگا اور سلطان شہید کی روح دریائے کاویری کے کنارے اس کا استقبال کرے گی۔"(۱۴) اسی طرح قید کے دوران جب داروغہ نے بدر سے پوچھا کہ آپ اگر ربیعہ کو کوئی پیغام دینا چاہیں گے، تو بدر نے جواب دیا: "نہیں، ربیعہ کو کوئی پیغام دینے کے لیے مجھے کسی شخص کے توسل کی ضرورت نہیں، بلکہ میرے بعد میری روح کا پیغام وہ خود سن لے گی۔"(۱۵)

مذکورہ بالا مکالموں سے تو یہی انداز ہوتا ہے کہ گویا موت اور زندگی کا فاصلہ ختم ہو چکا ہے، کیونکہ مرنے کے بعد روح کائنات میں وہ تمام امور سر انجام دے سکتی ہے جو ایک مکمل انسان جیتی جاگتی حالت میں کر سکتا ہے۔ بلکہ نسیم حجازی کے ذہن میں یہ نظریہ تقویت پا گیا ہے کہ وہ روح کو علم غیب کی قوت سے بھی آشنا سمجھتے ہیں۔ ناول داستان مجاہد کا اقتباس ملاحظہ ہو: "شہیدوں کی نگاہ سے دنیا و آخرت کی کوئی بات پوشیدہ نہیں۔" (۱۶)حالانکہ علم غیب سے رسول بھی نا آشنا تھے، تو ایک شہید علم غیب سے کس طرح آگاہی رکھ سکتا ہے؟ قرآن مجید میں رب کعبہ فرماتا ہے:

"وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ"

ترجمہ: "غیب کی کنجیاں صرف اللہ کے پاس ہیں،
انھیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"(۱۷)

یہ عقیدہ کہ شہداء کی روحیں دنیا میں آ کر لوگوں کو دیکھتی ہیں اور ان کے اعمال پر نظر رکھتی ہیں، دراصل ہندومت کے عقیدے سے ملتا ہے۔

البیرونی اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"جس طرح کلمہ اخلاص مسلمانوں کے ایمان کا شعار، تصلیب عیسائیوں کی علامت اور سبت منانا یہودیوں کی خصوصیت ہے، اسی طرح تناسخ ہندو مذہب کا امتیاز ہے۔ اس عقیدے کے مطابق ہمیشہ رہنے والی ارواح، اعمال کے خیر و شر کے موافق، ان بدنوں میں رہا کرتی ہیں اور آتی جاتی رہتی ہیں۔"(۱۸)

پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نسیم حجازی نے ہندومت کے عقیدے کو مسلمانوں کے عقیدے سے جوڑنے کی سعی کی ہے۔

دنیا میں نیک ارواح (شہداء کی ارواح) کی واپسی کے متعلق قرآن و احادیث اور صحابہ کرام کا عقیدہ یہ ہے کہ موت کے بعد قیامت تک نیک روحیں (شہداء کی روحیں) جنت کے قریب اس مخصوص حصے میں جس کا نام "علیین" ہے، پرندوں کی صورت میں قفسوں میں رہتی ہیں۔ ان ارواح کا قیامت سے پہلے دنیا میں آنا اور اپنی مرضی سے جہاں چاہیں گھومنا پھرنا ناممکن ہے۔ قرآن میں رب کعبہ کا ارشاد ہے:

"يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ *ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً *فَادْخُلِي فِي عِبَادِي *وَادْخُلِي جَنَّتِي"

ترجمہ:"اے اطمینان پانے والی روح! اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل، تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی، پس میرے ممتاز بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔"(۱۹)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

"وَالَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ"

ترجمہ: "جو نیک بخت ہوں گے، وہ بہشت میں جائیں گے اور جب تک آسمان اور زمین ہیں، ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔"(۲۰)

مذکورہ بالا آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد نیک لوگوں کی روحیں فوراً عزت کے ساتھ جنت (علیین) میں داخل کر دی جاتی ہیں اور مردوں کے جسم زمین میں باقی رہ جاتے ہیں۔

احادیث نبوئی بھی قرآن مجید کے الفاظ کی تائید کرتی ہیں۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي حَوَاصِلَ طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ"

ترجمہ: "شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہوتی ہیں اور جنت میں آزادانہ طور پر گھومتی پھرتی ہیں۔"(۲۱)

ایک اور روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يَصْعَدَانِ بِهَا"

ترجمہ: "جس وقت مومن کی روح نکلتی ہے، تو دو فرشتے اسے لے کر چڑھتے ہیں۔"(۲۲)

ام حارث بن سرقہ نے نبی ﷺ سے آ کر کہا: "اے اللہ کے نبی! آپ مجھے حارثہ (جو بدر کے دن شہید ہو گئے تھے) کے بارے میں بتائیں۔ اگر وہ جنت میں ہیں، تو میں صبر کروں گی۔" آپ ﷺ نے فرمایا:

"يَا أُمَّ حَارِثَةَ، إِنَّهَا جِنَانٌ، وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى"

ترجمہ: "اے ام حارث! کئی جنتیں ہیں اور تمھارا بیٹا جنت الفردوس میں ہے جو سب سے اعلیٰ ہے۔"(۲۳)

صحابہ کرام کے اقوال و بیانات بھی قرآن و حدیث کی مکمل ترجمانی

کرتے ہیں۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ "شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کی صورتوں میں ہیں اور جنت کے پھل کھاتی چگتی ہیں۔" (۲۴)حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ "ہمیں خبر ملی ہے کہ شہیدوں کی روحیں سفید پرندوں کی شکلوں میں ہیں اور جنت کے پھل کھاتی ہیں۔"(۲۵)

حذیفہ بن ایمان کا بیان ہے کہ "روحیں اللہ تعالیٰ کے پاس محبوس ہیں اور اپنے اپنے جسم میں جانے کی منتظر ہیں۔"(۲۶) ابن زبیر کے قتل کے بعد جب ابن عمر ان کی لٹکتی ہوئی لاش دیکھتے ہیں اور ان کی والدہ حضرت اسماء رو رہی ہوتی ہیں تو ابن عمر حضرت اسماء کو تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں: "میری بات مانیں اور تقویٰ کی راہ اختیار کریں، یہ جسم کچھ نہیں، اصل روحیں ہیں جو اللہ کے پاس ہیں۔"(۲۷)

ابو موسیٰ اشعری مومن کی روح کے مسکن کے متعلق بیان کرتے ہیں: "مومن کی روح جب جسم سے باہر آتی ہے تو مشک سے بھی زیادہ خوشبو نکلتی ہے، پھر فرشتے اسے پہلے آسمان کے پاس لے کر پہنچتے ہیں، آسمان والے پوچھتے ہیں یہ کیا ہے؟ لانے والے جواب دیتے ہیں کہ یہ فلاں ابن فلاں ہیں، یہ سن کر آسمان والے خیر مقدم کرتے ہیں اور ان سے روح لے لیتے ہیں، پھر روح اس آسمان سے چڑھتی ہے یہاں تک کہ عرش تک پہنچ جاتی ہے۔"(۲۸)

درج بالا شواہد سے ثابت ہوا کہ نیک کار لوگوں کی روحیں جنت کے حصے عالم برزخ (علیین) میں جاتی ہیں اور قیامت تک وہاں بسیرا کرتی ہیں۔ بے شک مردے کا جسم زمین میں ہزاروں سال پڑا رہے، گل سڑ جائے یا سمندر کی تہہ میں مچھلیوں کی خوراک بن جائے لیکن نیک اعمال کا ثواب اس کی روح کو قیامت تک ملتا رہے گا۔ جب قیامت برپا ہو گی، تو اسی دن روح دوبارہ دنیا کی طرف متوجہ ہو گی اور اسی گزشتہ جسم کی طرف رجوع کرے گی، اور جب حساب کتاب ہو جائے گا، تو اسی روح کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت کا پروانہ مل جائے گا۔ قرآن مجید میں چند آیات کا نزول بھی اسی

طرف اشارہ کرتا ہے:

"أَئِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرُفَاتًا أَئِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا"

ترجمہ: "کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، تو کیا ہم نئی تخلیق میں پھر اٹھائے جائیں گے؟"(۲۹)

ان تمام مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ نسیم حجازی کا ادبی بیانیہ، جب جذباتی شدت اور ڈرامائی تاثیر کے زیر اثر ہوتا ہے، تو غیر شعوری طور پر شرعی حدود سے تجاوز کر جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ادب کو محض فن نہیں بلکہ ایک دینی و فکری امانت کے طور پر دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تاریخ کے چند اوراق میں اس قسم کے اقوال و افعال درج ہوں، لیکن بحیثیت اسلامی تحریک و تبلیغ کے علمبردار، نسیم حجازی کو ان الفاظ کو درج کرنے سے پہلے اسلامی عقائد کو پرکھنا چاہیے تھا۔ انھوں نے علامہ اقبال کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے مسلمانوں میں بیداری اور شعور پیدا کرنے میں بڑا کردار ادا کیا، لیکن ساتھ ہی ان کی تحریروں میں ایسے خیالات بھی شامل ہو گئے جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ لہٰذا نسیم حجازی کے فکری ورثے کا احترام برقرار رکھتے ہوئے، ان کی تحریروں کا متوازن اور ناقدانہ جائزہ لینا ناگزیر ہے، تاکہ آئندہ نسلیں تاریخِ اسلام کو خالص، مستند اور عقائدِ صحیحہ کے مطابق سمجھ سکیں، اور ادب واقعی ایمان، شعور اور اصلاحِ عمل کا ذریعہ بن سکے۔ اسلامی ادب کا مقصد دین کی خدمت اور اس کی صحیح تعبیر ہے، نہ کہ جذباتی اثر کے لیے اصولوں سے انحراف۔ یہی وہ بنیادی حقیقت ہے جسے پیش نظر رکھتے ہوئے نسیم حجازی کے ناولوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

حوالاجات

۱۔ القرآن، سورۃ یوسف، سورۃ نمبر: ۱۲، آیت: ۱۱۱، رکوع: ۱۲، پارہ: ۱۳، بحوالہ القرآن الکریم، (لاہور:تاج کمپنی پرائیوٹ لمیٹڈ اردو بازار،۲۰۲۳ء)

۲۔ محمد بن عیسیٰ الترمذی، سنن الترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی الحث علی تبلیغ السماع،حدیث نمبر: ۲۶۵۶ (قال الترمذی: حسن صحیح)،(قاہرہ: مطبعۃ المصطفی البابی

الحلبی،۱۹۳۷ء)
۳۔ القرآن،سورۃ النسا، سورۃ نمبر: ۴، آیت: ۳۶، رکوع: ۶، پارہ: ۵، محولہ بالا
۴۔ نسیم حجازی، آخری چٹان، (لاہور: جہانگیر بک ڈپو ، ۲۰۰۶)ء، ص ۴۵۶
۵۔ نسیم حجازی،شاہین، (لاہور: جہانگیر بک ڈپو، ۲۰۰۶)ء، ص ۲۲۸
۶۔ محمد بن عیسیٰ الترمذی،سنن الترمذی ، کتاب النذور والأیمان، باب ما جاء فی کراہیۃ الحلف بغیر اللہ، حدیث ۱۵۳۵، تحقیق احمد محمد شاکر (قاہرہ: مطبعۃ مصطفی البابی الحلبی، ۱۹۳۷)
۷۔ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب لایحلف إلا باللہ، حدیث ۶۶۴۶، (بیروت: دار ابن کثیر، ۲۰۰۲ء)
۸۔ عبدالرزاق بن ہمام، کتاب الأیمان،حدیث نمبر: ۱۵۹۲۹،(بیروت: المکتب الاسلامی، ۱۹۷۲)، ج ۸، ص ۴۷۰،
۹۔ نسیم حجازی،محمدبن قاسم، (لاہور: جہانگیر بک ڈپو، ۲۰۰۶ء)،صفحہ: ۳۳۳
۱۰۔ القرآن، سورۃ المائدہ، سورۃ نمبر: ۵، آیت: ۱۸، رکوع: ۳، پارہ: ۶، محولہ بالا
۱۱۔ القرآن ، سورۃ الاخلاص، سورۃ نمبر: ۱۱۲، آیت: ۳، رکوع: ۱، پارہ: ۳۰، محولہ بالا
۱۲۔ نسیم حجازی،یوسف بن تاشفین، (لاہور: جہانگیر بک ڈپو، ۲۰۰۶ء)صفحہ: ۴۹۱
۱۳۔ نسیم حجازی،شاہین، محولہ بالا،صفحہ: ۴۹۱
۱۴۔ نسیم حجازی،اورتلوارٹوٹ گئی، (لاہور: جہانگیر بک ڈپو، ۲۰۰۶ء)ر،صفحہ: ۶۴۶
۱۵۔ ایضاً
۱۶۔ نسیم حجازی،داستانِ حجازی، (لاہور: جہانگیر بک ڈپو، ۲۰۰۶ء)،صفحہ: ۸۲
۱۷۔ القرآن ، سورۃ الانعام، سورۃ نمبر: ۶، آیت: ۵۹، رکوع: ۷، پارہ: ۷، محولہ بالا
۱۸۔ ابو ریحان، البیرونی،کتاب الہند،ترجمہ: سید اصغر علی،(لاہور: الفیصل ناشران وتاجران کتب،۲۰۰۸ء)،صفحہ: ۱۳۰-۱۳۵
۱۹۔ القرآن ، سورۃ الفجر، سورۃ نمبر: ۸۹، آیات: ۲۷-۳۰، رکوع: ۱، پارہ: ۳۰، محولہ بالا
۲۰۔ القرآن ، سورۃ ہود، سورۃ نمبر: ۱۱، آیت: ۱۰۸، رکوع: ۱۳، پارہ: ، محولہ بالا۱۲
۲۱۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الإمارۃ،حدیث نمبر:۱۸۸۷، تحقیق:محمد فواد عبدالباقی،(القاہرہ:دارِ احیاء الکتب العربیہ،۱۹۵۵ء)
۲۲۔ محمد بن عیسیٰ الترمذی، سنن الترمذی ، کتاب الجنائز،حدیث نمبر: ۱۰۲۹، محولہ بالا
۲۳۔ امام محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری ، کتاب الجہاد،حدیث نمبر: ۲۸۰۹، (پٹنہ: حذیفہ اکیڈمی، ۲۰۰۰ء)
۲۴۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم ،بحوالہ:حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، ، حدیث: ۱۸۸۸، محولہ بالا
۲۵۔ محمد بن جریر بن یزید الطبری، تفسیر الطبری بحوالہ:حضرت قتادہ بن دعامہ، ، جلد

۴،(قاہرہ: دار ہجر للطباعۃ والنشر والتوزیع،۲۰۰۱)، صفحہ ۱۷۳

۲۶۔ اسماعیل بن عمر ابنِ کثیر، تفسیر ابنِ کثیر، بحوالہ:حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ، جلد ۲(ریاض: دار الطیبہ للنشر والتوزیع،۱۹۹۹ء)، صفحہ ۲۷۴

۲۷۔ مسلم بن الحجاج،صحیح مسلم ،بحوالہ:حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حدیث: ۲۵۴۵، محولہ بالا

۲۸۔ احمد بن شعیب النسائی، سننِ نسائی، بحوالہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ، حدیث: ۱۸۳۳، تحقیق: شعیب الارناووط،(بیروت:موسسہ الرسالہ، ۲۰۰۱ء)

۲۹۔ القرآن ، سورۃ بنی اسرائیل (الإسراء)، سُورۃ نمبر: ۱۷، آیت: ۴۹، رکوع: ۵، پارہ: ۱۵، محولہ بالا

مآخذ

۱۔ ابنِ کثیر، اسماعیل بن عمر ، تفسیر ابنِ کثیر، بحوالہ:حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ، جلد ۲، ریاض: دار الطیبہ للنشر والتوزیع،۱۹۹۹ء

۲۔ البخاری، محمد بن اسماعیل ، صحیح البخاری، بیروت: دار ابن کثیر، ۲۰۰۲ء

۳۔ البخاری، امام محمد بن اسماعیل ،صحیح البخاری ، پٹنہ: حذیفہ اکیڈمی، ۲۰۰۰ء

۴۔ البیرونی، ابو ریحان، کتاب الہند،ترجمہ: سید اصغر علی،لاہور: الفیصل ناشران وتاجران کتب،۲۰۰۸ء

۵۔ الترمذی ، محمد بن عیسیٰ ، سنن الترمذی، قاہرہ: مطبعۃ المصطفی البابی الحلبی،۱۹۳۷ء

۶۔ الحجاج، مسلم بن ، صحیح مسلم، تحقیق:محمد فواد عبدالباقی،القاہرہ:دارِ احیاء الکتب العربیہ،۱۹۵۵ء

۷۔ الطبری، محمد بن جریر بن یزید ، تفسیر الطبری بحوالہ:حضرت قتادہ بن دعامہ، ، جلد ۴، قاہرہ: دار ہجر للطباعۃ والنشر والتوزیع،۲۰۰۱

۸۔ النسائی، احمد بن شعیب، سننِ نسائی، بحوالہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ، تحقیق: شعیب الارناووط، بیروت: مؤسسہ الرسالہ، ۲۰۰۱ء

۹۔ حجازی، نسیم، آخری چٹان، لاہور: جہانگیر بک ڈپو ، ۲۰۰۶ء

۱۰۔ ____،شاہین، ____، ____، ____،

۱۱۔ ____، محمدبن قاسم، ____، ____، ____،

۱۲۔ ____، یوسف بن تاشفین ، ____، ____، ____،

۱۳۔ ____، اورتلوارٹوٹ گئی ، ____، ____، ____،

۱۴۔ ____،داستانِ حجازی ، ____، ____، ____،

۱۵۔ ہمام، عبدالرزاق بن ، کتاب الأیمان، ج ۸، بیروت: المکتب الاسلامی، ۱۹۷۲ء

صحائف

ا۔ القرآن، لاہور: تاج کمپنی پرائیوٹ لمیٹڈ اردو بازار، ۲۰۲۳ء

: References and Sources (Roman)

.1 Al-Qur’an al-Karim, Surah Yusuf, 12:111.
.2 Al-Tirmidhi, Muhammad ibn ‘Isa, Sunan al-Tirmidhi, Kitab al-‘Ilm, Hadith No. 2656.
.3 Al-Qur’an al-Karim, Surah al-Jinn, 72:18.
.4 Hijazi, Naseem. Aakhri Chattan. Lahore: Jahangir Book Depot, 2006, p. 456.
.5 Hijazi, Naseem. Shaheen. Lahore: Jahangir Book Depot, 2006, p. 228.
.6 Al-Tirmidhi, Muhammad ibn ‘Isa, Sunan al-Tirmidhi, Kitab al-Nudhur wa al-Ayman, Hadith No. 1535.
.7 Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma‘il, Sahih al-Bukhari, Hadith No. 2669.
.8 Abdullah ibn Mas‘ud (R.A.), Athar (statement of Companion).
.9 Hijazi, Naseem. Muhammad bin Qasim. Lahore: Jahangir Book Depot, 2006, p. 333.
.10 Al-Qur’an al-Karim, Surah al-Ma’idah, 5:18.
.11 Al-Qur’an al-Karim, Surah al-Ikhlas, 112:3.
.12 Hijazi, Naseem. Yousaf bin Tashfeen. Lahore: Jahangir Book Depot, 2006, p. 491.
.13 Hijazi, Naseem. Shaheen. Lahore: Jahangir Book Depot, 2006, p. 491.
.14 Hijazi, Naseem. Aur Talwar Toot Gayi. Lahore: Jahangir Book Depot, 2006, p. 646.
.15 Hijazi, Naseem. Aur Talwar Toot Gayi. Lahore: Jahangir Book Depot, 2006.
.16 Hijazi, Naseem. Dastan-e-Mujahid. Lahore: Jahangir Book Depot, 2006, p. 82.
.17 Al-Qur’an al-Karim, Surah al-An‘am, 6:59.
.18 Al-Biruni, Abu Rayhan. Kitab al-Hind, pp. 130–135.
.19 Al-Qur’an al-Karim, Surah al-Fajr, 89:27–30.
.20 Al-Qur’an al-Karim, Surah Hud, 11:108.
.21 Muslim ibn al-Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab al-Imarah, Hadith No. 1888.
.22 Al-Tirmidhi, Muhammad ibn ‘Isa, Sunan al-Tirmidhi, Kitab al-Jana’iz, Hadith No. 1029.
.23 Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma‘il, Sahih al-Bukhari, Kitab al-Jihad, Hadith No. 2809.

.24Ibn ‘Abbas (R.A.), cited in Sahih Muslim, Hadith No. 1888.

.25Qatadah ibn Di‘amah, cited in Tafsir al-Tabari, Vol. 4, p. 173.

.26Hudhayfah ibn al-Yaman (R.A.), cited in Tafsir Ibn Kathir, Vol. 2, p. 274.

.27Abdullah ibn ‘Umar (R.A.), cited in Sahih al-Bukhari, Hadith No. 1340.

.28Abu Musa al-Ash‘ari (R.A.), cited in Sunan al-Nasa’i, Hadith No. 1833.

.29Al-Qur’an al-Karim, Surah Al-Isra’, 17:49.